دفتر برائے تعلقات عامہ و میڈیا کو آرڈی نیشن
جامعہ ملیہ اسلامیہ
نئی دہلی

اکتوبر 2020 25

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں دی یو این @ 75: پائیدار امن کے چیلینجز پر آن لائن لیکچر کا انعقاد

ایم ایم اے جے اکیڈمی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز،جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 23 اکتوبر 2020 کو "یو این @ 75: پائیدار امن کے چیلینجز" کے عنوان سے ایک آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا۔ پروفیسر پریانکر اپادھیائے،یونیسکو کے چیئر پروفیسر،بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) جو پیس ریسرچ اور پیس بلڈنگ کے شعبے میں اپنے کام کے لئے مشہور ہیں نے لیکچر دیا۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں "لانگ واک آف پیس: ٹووارڈز اینڈ کلچر آف پری وینشن" نامی مشہور کتاب بھی شامل ہے۔اس لیکچر کا اہتمام اقوام متحدہ کی تنظیم (یو این او) کے قیام کی پلاٹینم جوبلی کے موقع پر کیا گیا تھا۔

پروفیسر اجے درشن بہیرا،آفیشیٹنگ ڈائریکٹر،ایم ایم اے جے اے آئی ایس نے اپنے تعارفی کلمات میں اسپیکر کا خیرمقدم کیا اور اقوام متحدہ کے کردار کی اہمیت پر روشنی ڈالی جو عالمی سطح پر صحت کے بحران کے دوران جبکہ دنیا ایک بڑے چیلنج کا سامنا کر رہی تھی ایک کثیرالجہتی عہد کا عکاس ثابت ہوئی ہے۔

پروفیسر بہیرا نے اقوام متحدہ کے بنیادی اصولوں کو یاد کیا اور کہا یہ ادارہ بین الاقوامی امن و سلامتی کی بحالی اور اقوام متحدہ اور لوگوں کو مل کر امن و سلامتی اور زندگی کی بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے کہا یہ ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا ہے لیکن عوامی میدان میں سلامتی ، پائیداری ، حقوق اور ترقی کے بارے میں جدید بیانیہ اور مباحث میں نمایاں کردار ادا کرنے میں اس کا اہم کرداررہا ہے۔

پروفیسر پریانکر اپادھیائے نے اپنے لیکچر میں اس تناظر کی وضاحت کی جس میں اقوام متحدہ وجود میں آئی۔ انھوں نے بتایا اقوام متحدہ کے پیش رو ، لیگ آف نیشنس کے کام کا تجربہ اقوام متحدہ کی تشکیل میں مفید سبق فراہم کرتا ہے۔ پروفیسر اپادھیائے کے مطابق ،اقوام متحدہ کے پہلے دور میں امن کے یوروسینٹرک وژن کا غلبہ تھا۔ اس کے شروع میں مرکزی خدشات، اجتماعی تحفظ اور جنگوں کی روک تھام تھے۔ سرد جنگ کے دور میں اقوام متحدہ نے سپر طاقتوں کے مابین ایک ثالثی کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا تھا اور دنیا کے بہت سے حصوں میں ہونے والے مسلح تنازعات میں بڑے پیمانے پر شامل تھا۔ طویل تنازعات میں اقوام متحدہ کی شمولیت امن اور اقوام متحدہ کے مکمل کنٹرول میں ملٹی نیشنل پیس کیپنگ فورسز کے قیام پر عمل میں آئی۔ اس طریقے سے اقوام متحدہ نے سرد جنگ میں قیام امن کے ساتھ ساتھ سرد جنگ کے بعد کے دور میں امن کی بحالی کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔

اپنے لیکچر کے دوران ، پروفیسر اپادھیائے نے کہا عالمی نظام کے خاتمے اور تنازعات اور خانہ جنگیوں کے پھیلاؤ کے تناظر میں اقوام متحدہ نے سول سوسائٹی سے وابستہ ایک جامع عمل اور ثقافت کے طور پر امن کے تصور کو یکسر نئی شکل دی۔ اس کے نتیجے میں مثبت امن کا تصور ابھر کر سامنے آیا اور یہ نظریہ ابھر کر آیا کہ تنازعہ کے آغاز سے پہلے ہی امن کی تعمیر شروع ہوتی ہے۔ مزید ایک قدم کے طور پر،اقوام متحدہ نے تجویز پیش کی کہ عالمی برادری کو تشدد سے پاک ایک

پرامن،انصاف پسند اور جامع معاشرے کے لئے حالات پیدا کرنا چاہئے۔ انھوں نے کہا ہمارے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ امن کا قیام کوئی لکیری عمل نہیں ہے بلکہ اس میں بہت سے اتار چڑھاؤ شامل ہیں۔ اسمیں امن کا معیار یقینی طور پر اہمیت رکھتا ہے لیکن اس میں لوگوں کے وقار کا ہر قیمت پر احترام کرنا ضروری ہے۔

پروفیسر اپادھیائے نے اپنے لیکچر میں "امن کو برقرار رکھنے" کے تصور کی وضاحت کی۔ اس خیال نے حقیقت میں امن کے قیام کے عمل کو پہلے کے یوروسینٹرک خیالوں سے آزاد کروایا تھا۔ ثقافت اور امن کی تعمیر کے درمیان روابط کو "امن کو برقرار رکھنے" میں بہت سنجیدگی سے غور کیا جاتا ہے۔ یہ اس حقیقت کو قبول کرتا ہے کہ ثقافت اور مذاہب امن قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے ثقافتوں اور مذاہب کے بارے میں عالمی برادری کے شعور اور جانکاری کو بہتر بنانا ہوگا۔ اس سے امن قائم کرنے کے یوروسینٹرک خیالات سے واضح طور پر تبدیلی آئے گی۔ اس تبدیلی سے یقینی طور پر مقامی / دیسی طبقے کو امن عملوں کی ملکیت حاصل کرنے اور امن تعمیراتی میکانزم کی نئی شکلوں کو تیار کرنے کا موقع ملے گا۔

پروفیسر اپادھیائے نے کہا کہ اقوام متحدہ اپنی پلاٹینم جوبلی میں ابھی بھی بہت کم عمر ہے اور مستقبل میں اس کے لئے اہم کردار ادا کرنے کے بہت سے امکانات ہیں۔

ڈاکٹر شاہد تسلیم ، ایسوسی ایٹ پروفیسر ، ایم ایم اے اے ایس ، نے اسپیکر اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

احمد عظیم
پی ار او-میڈیا کوآرڈینیٹر